Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
فون: ۴۴۹
(ایڈیٹر): نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر
ایل
۵۲۵۴
جلد ۴۳/۳۹ | ہفتہ ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۰۹ھ ۔ ۴ تبلیغ ۱۳۶۸ ہش ۔ ۴ فروری ۱۹۸۹ء | نمبر ۳۰

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"میرا مطلب اس سے یہی ہے کہ اوّل صبر کی ضرورت ہے ۔ اس کے ساتھ اگر رُشد کا مادہ ہے تو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا ۔ اصل غرض تو یہی ہے کہ خدا تعالیٰ سے محبت پیدا ہو ۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ محبت تو ایک دوسرا درجہ ہے یا نتیجہ ہے ۔ سب سے اوّل تو ضروری یہ بات ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وجود پر بھی یقین پیدا ہو ۔ اس کے بعد روح میں خود ایک جذب پیدا ہو جاتا ہے ۔ جو خود بخود اللہ تعالیٰ کی طرف کھچی چلی آتی ہے ۔ جس جس قدر معرفت اور بصیرت بڑھے گی ۔ اسی قدر لذت اور سرور بڑھتا جائے گا ۔ معرفت کے بغیر تو کبھی لذت پیدا نہیں ہو سکتی ۔ ذوق و شوق کا اصل مبداء تو معرفت ہی ہے ۔ معرفت ہی ایک شے ہے جس سے محبت پیدا ہوتی ہے ۔ معرفت اور محبت کے اجتماع سے جو نتیجہ پیدا ہوتا ہے وہ سُرور ہوتا ہے ۔ یاد رکھو کہ کسی خوبصورتی کا محض دیکھ لینا ہی تو محبت پیدا نہیں کر سکتا جب تک اس کے متعلق معرفت نہ ہو ۔ یقیناً سمجھو کہ محبت بدوں معرفت کے محال ہے جو محبوب ہے اس کی معرفت کے بغیر محبت کیا ؟ یہ ایک خیالی بات ہے ۔ بہت سے لوگ ہیں جو ایک عاجز انسان کو خدا سمجھ لیتے ہیں بھلا وہ خدا میں کیا لذت پا سکتے ہیں ۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۲۳۱)

"میرا یہ مذہب ہے کہ جو شخص ایک دفعہ مجھ سے عہدِ دوستی باندھے مجھے اس عہد کی اتنی رعائیت ہوتی ہے کہ وہ کیسا ہی کیوں نہ ہو اور کچھ ہی کیوں نہ ہو جائے میں اس سے قطع نہیں کر سکتا ۔ ہاں اگر وہ خود قطع تعلق کر دے تو ہم لاچار ہیں ۔ ورنہ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ اگر ہمارے دوستوں سے کسی نے شراب پی ہو اور بازار میں گرا ہوا ہو اور لوگوں کا ہجوم اس کے گرد ہو تو بلا خوف لومتہ لائم کے اسے اُٹھا کر لے آئیں گے ۔ عہدِ دوستی بڑا قیمتی جوہر ہے اسکو آسانی سے ضائع نہ کر دینا نہ چاہیئے اور دوستوں سے کیسی ہی ناگوار بات پیش آوے اسے اغماض اور تحمّل کے محل میں اتارنا چاہیئے"

(ملفوظات جلد دوم صـ۸)

"اگر واعظ سوال کرتا ہے تو کیا تمہیں خبر نہیں کہ تمہیں تو یہ حکم دیا (کہ کسی سائل کو ردّ نہ کرو ۔ ناقل) اور سائل خواہ گھوڑے پر ہی سوار ہو کر آیا ہو پھر بھی واجب نہیں کہ اُس کو ردّ کیا جاوے ۔ تیرے لیے یہ حکم ہے کہ تو اسکو جھڑک نہیں ۔ ہاں خدا تعالیٰ نے اس کو بھی حکم دیا ہے کہ وہ سوال نہ کرے ۔ وہ اپنی خلاف ورزی کی خود سزا پالے گا ۔ لیکن تمہیں یہ مناسب نہیں کہ تم خدا تعالیٰ کے ایک واجب العزت حکم کی نافرمانی کرو ۔ غرض اس کو کچھ دے دینا چاہیئے اگر پاس ہو ۔ اور اگر پاس کچھ نہ ہو تو نرم الفاظ سے اس کو سمجھا دو ۔"

(ملفوظات جلد دوم صـ۱۰۷)

اخبار احمدیہ

مکرم و محترم ثاقب زیروی صاحب مدیر ہفت وار لاہور کی طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ اگرچہ کام کی کثرت کی وجہ سے طبیعت بعض اوقات ناساز ہو جاتی ہے ۔ آج کل بفضلِ خدا پوری طرح کام میں مصروف ہیں ۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس قیمتی وجود کیلئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں ۔ مولا کریم ثاقب صاحب موصوف کو ہر قسم کے جسمانی عوارض سے محفوظ رکھے ۔ ہر بیماری سے نجات دے اور کام کرتے چلے جانے والی طویل عمر عطا فرمائے اور ہر لحظہ اپنی حفاظت کے سائے میں رکھے ۔

بنگلہ دیش سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم انیس الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ مقیم احمد نگر بنگلہ دیش شدید طور پر بیمار ہیں ۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں ۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ موصوف کی کامل صحت یابی کے لئے دعا کریں ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

محترمہ فرزانہ احمد صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر محمد احمد صاحب اشرف نے امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایم اے انگلش کا امتحان سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا ہے ۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو موصوفہ کے لئے اور جماعت کیلئے ہر طرح با برکت کرے ۔

خالد نصیر الدین احمد آف اسلام آباد ۲۲ دسمبر سے دل کے عارضہ میں مبتلا ہیں ۔ امراض قلب کے ماہر ڈاکٹروں نے بیرون ملک علاج کروانے کا مشورہ دیا ہے ۔ علاج کی غرض سے وہ دس فروری کو امریکہ روانہ ہو رہے ہیں ۔ مکرم خالد صاحب کرنل ڈاکٹر محمد رمضان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ زیمبیا کے منجھلے صاحبزادے ہیں ۔ احباب جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مکرم خالد صاحب کو کامل و عاجل صحت سے نوازے ۔

میر غلام احمد نسیم سابق مربی زیمبیا

عزیزم اکبر طاہر ابن مکرم مولانا محمد اشرف ناصر صاحب مربی سلسلہ کراچی عرصہ دو سال سے بیمار چلا آ رہا ہے درمیان میں قدرے افاقہ ہو گیا تھا

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر مسعود احمد، پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ - قیمت ایک روپیہ ۵۰ پیسے

۴ تبلیغ ۱۳۶۸ھش ۴ رفروری ۱۹۸۹ء

آٹھویں ترمیم

آجکل آٹھویں ترمیم پر بڑی لے دے ہو رہی ہے کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ ہم اسے ختم کر کے ہی دم لیں گے۔ کچھ لوگ کہہ رہے ہیں ہم اسے ختم نہیں ہونے دیں گے۔ اور کچھ لوگ کہہ رہے ہیں کہ اس کی جس جس شق کو ختم کروانا مقصود ہے اس پر بات ہو جائے اگر بات ہماری سمجھ میں آگئی تو ہم ختم کرانے میں مدد دیں گے ورنہ اس کو جوں کا توں رکھا جائے گا۔

یہ آٹھویں ترمیم ہے کیا۔ ہمارے بہت سے قارئین۔ ہماری ہی طرح۔ اس کی ایک ایک شق سے تو واقف نہیں ہوں گے لیکن اتنا ضرور جانتے ہوں گے کہ مارشل لاء کے دور میں نافذ کئے گئے "قواعد و قوانین" یا کئے گئے فیصلوں کو یک قلم درست قرار دینے کا نام آٹھویں ترمیم ہے۔ اوّل تو یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی کہ ایک طرف تو مارشل لاء کو ختم کرانے کا کریڈٹ لینے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ اس لئے تا کہ مارشل لاء ملک کے لئے نہایت ناپسندیدہ صورت ہوتی ہے۔ اور دوسری طرف اس کے اثرات کو قائم رکھنے کا دانشگاف الفاظ میں اعلان کیا جائے لیکن خیر ہمیں ان اعلانات اور ان بیانات سے کوئی غرض نہیں۔ ہم پاکستان کے وفادار شہری ہیں۔ ہر حالت میں پاکستان کے فائدہ کا سوچتے ہیں۔ ہر وہ چیز جو پاکستان کے نام کو بدنام کرے اس کا قلع قمع کرنا ہماری دلی آرزو ہے۔ اور اس کے پیشِ نظر ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہر وہ قاعدہ اور ہر وہ قانون جو پاکستان میں کسی وقت بھی بنایا گیا ہو۔ چاہے مارشل لاء کے زمانے میں یا سول حکومت کے زمانے میں۔ جس سے پاکستان بدنام ہوتا ہے جو پاکستان کے ماتھے پر ایک بدنما داغ ہے اسے ملیا میٹ کر دے۔ ہم کسی ایک قاعدے کا یا ایک قانون کا ذکر نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اور اس سے بہتر کون جانتا ہے۔ کہ کون سا قانون پاکستان کے ماتھے پر بدنما داغ ہے۔ وہی ایسے تمام قوانین کو منسوخ کرنے کے فیصلے کو دلوں میں راسخ کر سکتا ہے اس سے ہماری دعا ہے کہ وہ پاکستان کے نام کو روشن کرنے کے سامان مہیا فرمائے اور پاکستان اور انسانیت کی تذلیل کے تمام قوانین کو یک قلم منسوخ کرنے کے سامان پیدا کرے۔ ہر وہ شخص جو ایسے قوانین کو منسوخ کرانے کا دم بھرتا ہے ہم اس کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالے اس کی آواز میں طاقت دے اور اس کے ارادوں کو مضبوط کرے اور اسے حوصلہ دے۔ اور اس کے مددگار پیدا کرے تاکہ وہ بلا تاخیر ہر قابلِ ترمیم قانون کو منسوخ کرواسکے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

زباں پہ عجز ہے دل میں تعلّیوں کا ہجوم
ہوں جیسے اپنے تسلّط میں مہر و ماہ و نجوم
وہ چاہتے ہیں کہ بے دست و پا کریں سبکو
جو ان کے حال پہ گزرے گی وہ کسے معلوم

ابو الاقبال

جذبۂ شوق کچھ اس طرح سے چل کر آیا
پاؤں سے پہلے ترے در پہ مرا سر آیا

وقت میں نے جو بتایا تو اسی کی خاطر
مجھ سے بن پوچھے وہ پہلو میں مرے در آیا

مجھ کو تو روزنِ دیوار ہی کافی تھا مگر
وہ لبِ بام سے اُترا، مرے در پر آیا

میں نے تو دھوپ کو اپنا ہی لیا تھا لیکن
جانے کس سمت سے سایہ مرے سر پر آیا

کل کی باتوں نے اُفق پر جو دکھایا چہرہ
لمحہ لمحہ نگہِ شوق میں ششدر آیا

میں تو منزل پہ بہت جلد پہنچ سکتا تھا
میں نے دیکھا تو اسی رہ میں مرا گھر آیا

میں ستونوں کو پکڑنے کا نہیں ہوں عادی
بات یہ ہے کہ یہاں پر مجھے چکّر آیا

مجھ کو توفیق ملی میں نے بہت کچھ مانگا
دے کے اک بار وہ دینے کو مکرّر آیا

میں نے محسوس کیا اور یہ کوئی حد تو نہیں
وہ مرے سامنے آیا ہے تو کھُل کر آیا

وہ جو کرتے ہیں خداداری کا دعویٰ دن رات
ان کے اس پیڑ پہ پھل پھول کا منظر آیا؟

میں ہر اک مرحلۂ نَو سے نمٹ سکتا ہوں
میری راہوں میں نسیمؔ اک نیا پتھّر آیا

نسیم سیفی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

نماز میں بے توجہی اور پریشان خیالی کا علاج

(قسط اوّل)

رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب

ایک احمدی خاتون جنہوں نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ایک خط کے ذریعہ نماز میں اپنی پریشان خیالی کا ذکر کر کے اس کا علاج دریافت کرتی ہیں چنانچہ اس خاتون کے الفاظ یہ ہیں:۔

مجھے ایک سخت کام کے لئے آپ کی خدمت میں عرض کرنی پڑی ہے وہ یہ کہ جب مَیں نماز پڑھنے لگتی ہوں۔ تو میرا نفس اور شیطان یکدم حملہ کر دیتے ہیں اور میں طرح طرح کے خیالوں میں پھنس جاتی ہوں۔ تہجد کے وقت میں بھی میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ دعا کرتی ہوں کہ یا اللہ میرا وجود احمدیت کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ ہو۔ کبھی کبھی خیال آتا ہے کہ ایسی نماز سے کیا فائدہ چھوڑ دینی چاہیئے۔ ...... دعا کریں اور ہدایت بھی ملنی چاہیئے۔ اس کے لئے الفضل بہتر ہے۔ شاید میری طرح کوئی اور بہنیں بھی اس مرض میں مبتلا ہوں‘‘

(ایک احمدی خاتون)

اس احمدی خاتون کے سوال کا جواب دینے سے پہلے میں اس خوشی کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ باوجود نماز میں موجودہ پریشان خیالی کے ہماری اس بہن کے دل میں خدا کے فضل سے دینداری کا سچا جذبہ پایا جاتا ہے اور دراصل یہی وہ نیک جذبہ ہے جو ان کے اس خط کا محرک بنا ہے۔ ورنہ دنیا میں بے شمار اہل ایمان کہلانے والے لوگ ایسے ہیں جو نماز کے پاس تک نہیں پھٹکتے۔ اور پھر ان کے دل میں اس نعمت سے محرومی کا کوئی احساس پیدا نہیں ہوتا۔ پھر بے شمار لوگ ایسے بھی ہیں جو رسمی طور پر نماز تو پڑھتے ہیں۔ لیکن وہ نماز کے سچے ذوق سے محروم ہوتے ہیں۔ اور پھر بھی انہیں کبھی یہ احساس نہیں ہوتا کہ وہ نماز کی حقیقی روح سے خالی ہیں۔ لیکن اس کے مقابل پر ہماری بہن کے دل میں یہ خیال پیدا ہونا کہ گو میں پابندی کے ساتھ نماز پڑھتی ہوں اور خدا کی خاطر پڑھتی ہوں۔ اور تہجد کی بھی پابند ہوں مگر نماز کے حقیقی ذوق سے محروم ہوں اور اس کی وجہ سے اس خاتون کے دل میں اضطراب اور بے چینی کا پیدا ہونا یقیناً اس کی قابلِ تعریف نیک دلی اور دینداری کی علامت ہے ......

یہ نیک جذبہ درحقیقت احمدیت ہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ کہ ہمیں اپنی عبادتوں کو سچے ذوق اور شوق کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔ ایک عورت کا خدا کی خاطر نماز پڑھنا۔ اور پھر اس نماز میں ذوق نہ پیدا ہونے کی وجہ سے بے چینی محسوس کرنا یقیناً اس سلسلہ کی صداقت کی دلیل ہے۔ جس کی طرف یہ خاتون منسوب ہونے کا فخر رکھتی ہیں۔ لیکن اس خاتون کے خط میں ایک بات سے مجھے تکلیف بھی ہوئی۔ اور وہ یہ کہ انہوں نے اپنے خط میں .... مسنون طریق کی بجائے آجکل کے رواج کے مطابق ۷۸۶ کے عدد سے شروع کیا ہے یہ طریق جیسا کہ مَیں اپنے ایک سابقہ مضمون میں ثابت کر چکا ہوں بالکل غیر مناسب ہے کم از کم احمدی بھائی بہنوں کو ...... کسی صورت میں مسنون اور بابرکت طریق کو نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

اس کے بعد مَیں مختصر طور پر اصل سوال کا جواب دینا چاہتا ہوں۔ سو اس تعلق میں سب سے پہلے یہ جاننا چاہیئے کہ نماز کے متعلق اصل اور بنیادی بات یہ ہے کہ انسان اسے خدا کی طرف سے عائد شدہ فرض سمجھ کر ادا کرے۔ ذوق اور شوق کا پیدا ہونا ایک بالکل جداگانہ چیز ہے۔ جسے فریضۂ نماز کی ادائیگی کے ساتھ کوئی بنیادی تعلق نہیں۔ جو شخص خدا کی خاطر نماز پڑھتا ہے۔ اور اسے ایک مقدس فرض سمجھ کر ادا کرتا ہے اور اس کی نماز محض عبادت یا دکھاوے کی نماز نہیں ہوتی۔ وہ یقیناً خدا کے حضور سرخرو ہے۔ خواہ اسے نماز میں ذوق کی کیفیت پیدا ہو یا نہ ہو کیونکہ جو شخص سچی نیت کے ساتھ خدا ...... ---------- کا حکم بجا لاتے وہ بہر حال خدا کے حضور نماز کا فرض پورا کرنے والا سمجھا جائے گا۔ اور خدائے رحیم کے فرشتے اس کی اس نیکی کو محفوظ کرنے اور اس کے حق میں مقدس ذخیرہ شمار کرنے سے کبھی نہیں رکیں گے۔ پس پہلی بات میں اس احمدی خاتون سے یہ کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر جیسا کہ ان کے خط سے ظاہر ہے وہ اپنی نماز واقعی خدا کی خاطر ادا کرتی ہیں۔ تو انہیں محض اس وجہ سے ہرگز نہیں گھبرانا چاہیئے۔ کہ ان کی نماز میں ذوق کی کیفیت پیدا نہیں ہوتی۔ کیونکہ ذوق اور شوق ایک بالکل جداگانہ چیز ہے۔ جس کا فریضہ کی ادائیگی کے ساتھ کوئی بنیادی تعلق نہیں۔ اس کی موٹی مثال یوں سمجھنی چاہیئے۔ کہ نماز ایک دوائی کا رنگ رکھتی ہے۔ جو ہمارے آسمانی طبیب نے ہماری روحانی بیماریوں کے علاج کے لئے مقرر کی ہے۔ پس اگر کسی شخص کو دوائی کے پینے میں مزا نہیں آتا تو نہ آئے۔ دوائی بہر حال دوائی ہے۔ اور بیماری کے لئے مفید اور اسے کسی صورت میں چھوڑا نہیں جا سکتا۔

مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ ایک نوجوان (قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل) کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کی کہ حضور مجھے نماز میں مزا نہیں آتا۔ اور نہ ہی اس میں دل لگتا ہے۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟ حضرت ...... اس کے مزاج اور ذہنی کیفیت کو سمجھتے تھے فوراً فرمایا کہ:۔

’’جاؤ میاں نماز تمہارے چسکے کے لئے نہیں بنی بلکہ یہ خدا کی طرف سے ایک فرض ہے۔ جو بہرحال ادا کرنا چاہیئے خواہ مزا آئے یا نہ آئے‘‘ اور وہ نوجوان جو نماز سے چھٹی لینے کیلئے گیا تھا سر نیچے ڈالے واپس آگیا۔ پس اصل چیز یہی ہے کہ نماز خدا کی طرف سے ہمارے فائدہ کے لئے ایک فرض کے طور پر مقرر کی گئی ہے اگر اس میں مزا آئے اور ذوق و شوق کی کیفیت پیدا ہو تو فبہا ورنہ بہرحال وہ ایک فرض ہے جو ہر صورت میں ادا ہونا چاہیئے بلکہ مَیں کہتا ہوں کہ جس شخص کو نماز میں لطف نہیں آتا۔ لیکن پھر بھی وہ خدا کی خاطر نماز ادا کرتا اور اس کا پابند رہتا ہے وہ ایک لحاظ سے (نہ کہ من کل الوجوہ) اس شخص سے بھی زیادہ قابلِ قدر ہے۔ جو نماز میں لطف پاتا ہے۔ کیونکہ جہاں مقدم الذکر شخص کی نماز محض خدا کی خاطر ہوتی ہے وہاں موخر الذکر شخص کی نیت میں کچھ ذاتی لطف کا محرک بھی شامل ہو جاتا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ جب شیطان بار بار نماز میں پیدا کرتا اور وسوسہ اور پریشان خیال میں مبتلا رکھتا ہے تو پھر ایسی نماز کے پڑھنے سے کیا فائدہ ہے اور کیوں نہ ایسی صورت میں نماز ترک کر دی جائے؟ سو یہ خود ایک شیطانی دھوکا ہے۔ اور اس کا اصولی جواب وہی ہے۔ جو اوپر والے نوٹ میں بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ جب نماز خدا کا ایک حکم ہے۔ تو پھر اسے شیطان کی رخنہ اندازی سے چھوڑ دینے کے یہ معنے ہیں کہ ہم نے (خدا کی پناہ) شیطان کے مقابلہ میں خدا کی شکست قبول کر لی۔ یعنے ہم نے خدا کے حکم سے ایک کام شروع کیا لیکن پھر شیطان کے ستانے سے ہتھیار ڈال کر بیٹھ گئے۔ ظاہر ہے کہ جب شیطان کا کام ہی گمراہ کرنا ہے اور خدا کے راستہ سے روکنا ہے تو وہ لازماً ہر قدم پر ٹھوکر کا سامان پیدا کرے گا۔ لیکن انسان کا فرض ہے کہ وہ اس کا مقابلہ کرے اور برابر مقابلہ کرتا ہی چلا جائے۔ خواہ اسے یہ لڑائی اپنی موت تک جاری رکھنی پڑے۔ اور اگر وہ شیطان سے ڈر کر یا تنگ آکر ہتھیار ڈال دے گا۔ تو وہ نہ صرف خود روحانی موت کا شکار ہو گا۔ بلکہ (خدا کی پناہ) خدا کے مقابلہ میں شیطان کی فتح قبول کرنے والا ٹھہرے گا۔

پس میں اس خاتون سے کہتا ہوں کہ شیطان کی اس جنگ سے ہرگز نہ گھبراؤ بلکہ اس کے ساتھ لڑتی چلی جاؤ۔ اور اگر اس مقابلہ کو موت تک جاری رکھنا پڑے تو پھر بھی ہمت نہ ہارو۔ کیونکہ تمہارے لئے یہ لڑائی گویا جہاد کا رنگ رکھتی ہے اور اگر تمہاری زندگی اسی جدوجہد میں ختم ہو جائے۔ تو پھر بھی کوئی فکر کی بات نہیں کیونکہ اگر تم نیک نیت ہو تو اس صورت میں تمہیں .... درجہ ملے گا۔ کہ تم نے خدا کے راستے میں لڑتے ہوئے جان دی۔ اور آسمان پر خدا کے فرشتے تمہیں دیکھ کر خوش ہوں گے۔ .... کہ خدا کی اس بندی نے شیطان کے آگے ہتھیار نہیں ڈالے اور خدا کے جھنڈے کو آخری وقت تک بلند رکھنے کے لئے لڑتی رہی۔ ہاں سوچو اور سمجھو کہ اگر نماز کا حکم واقعی خدا کی طرف سے ہے۔ تو پھر شیطان سے تنگ آکر نماز چھوڑ دینے کے صرف یہ معنے ہوں گے۔ کہ تم نے شیطان سے ڈر کر خدا کی ہار مان لی۔ اور اس کے مقابل پر نماز پڑھتے رہنے کے یہ معنی ہوں گے کہ تم نے شیطان کے حملے سہے۔ چوٹیں کھائیں دھکے برداشت کئے مگر جس خدائی جھنڈے کو اپنے ہاتھ میں اٹھایا تھا اسے نیچا نہیں ہونے دیا اب خود سوچ لو کہ شیطان سے گھبرا کر نماز چھوڑ دینا بہتر ہے یا شیطان کا مقابلہ کرتے ہوئے آخر وقت تک نماز بجا لانا زیادہ شاندار ہے؟

Digitized By Khilafat Library Rabwah

صحت وطب

ہمارا دل

دل کی شکل اور جگہ

ہمارا دل بھی قدرت کا ایک کرشمہ ہے۔ دیکھنے میں وہ ایک مٹھی برابر گوشت کا لوتھڑا مگر کام میں ایسا پکا کہ ایک منٹ میں ستر بہتر بار سکڑتا اور پھیلتا رہتا ہے اور عمر بھر پھڑکتا حرکت کرتا رہتا ہے۔ دل اپنے دُہرے جھلی دار غلاف کے اندر سینے میں دونوں پھیپھڑوں کے درمیان بائیں چھاتی کی طرف ترچھا جھکا ہوا رہتا ہے۔ اس کی شکل ناشپاتی یا گاجر جیسی (مخروطی) ہے جس کا چوڑا حصہ (قاعدہ یا پیندا) اوپر پیچھے دائیں طرف کو اور نوک (راس) نیچے بائیں طرف کو ہوتی ہے۔

دل کے ۲ دو حصے اور ۴ چار خانے

دل کے دو حصے ہوتے ہیں ایک دایاں، دوسرا بایاں حصہ یہ دونوں حصے ایکدوسرے سے کوئی براہ راست تعلق نہیں رکھتے کیونکہ ان دونوں کے درمیان ایک پردہ یا دیوار حائل ہے ہر ایک حصے کے اندر ۲ خانے (ایک اُذن اور دوسرا بطن) ہوتے ہیں جن کے درمیان ایک دروازہ یا سوراخ ہوتا ہے۔ اس طرح دل میں سب مل کر چار خانے بن جاتے ہیں (یعنی ۲ دو اذن اور ۲ دو بطن) ان میں خون بھرا ہوا ہوتا ہے اور یہ خانے ایک خاص قاعدے اور ترتیب سے سکڑتے پھیلتے رہتے ہیں۔

دل کا کام

دراصل دل ہمارے سارے بدن میں خون پہنچانے کا آلہ یا "پمپ" ہے جس سے ہمارے سارے بدن کی پرورش ہوتی ہے یہ پمپ دُہرا ہے ایک دایاں، دوسرا بایاں پمپ۔ دل کا سکڑنا پھیلنا اس طرح ہوتا ہے کہ اس کے دونوں اُذن ایک ہی وقت میں پھیلتے ہیں اور دونوں بطن ایک ساتھ ایک ہی وقت میں سکڑتے ہیں جب دونوں اُذن پھیلتے ہیں تو دائیں اُذن میں بدن کا ناپاک ملاوٹ دار سیاہی مائل خون آتا ہے اور بائیں اُذن میں پھیپھڑوں سے صاف شدہ (آکسیجن دار سُرخ رنگ) خون آجاتا ہے۔ اذنوں میں خون لانے کا یہ کام خاص رگیں (اوردہ یا وریدیں) انجام دیتی ہیں۔ پھر دائیں اذن کا ناپاک سیاہی مائل خون درمیانی دروازے یا سوراخ کے راستے دائیں بطن میں چلا جاتا ہے۔ اب جب خون سے بھرے ہوئے یہ دونوں بطن ایک ساتھ سکڑتے ہیں تو دائیں بطن کا ناصاف خون پھیپھڑوں میں صاف ہونے کے لئے (کاربن ڈائی آکسائیڈ خارج کرنے اور آکسیجن جذب کرنے کے لئے) چلا جاتا ہے اور بائیں بطن کا صاف وسُرخ (آکسیجن دار) خون تمام بدن کی پرورش کے لئے پھیل جاتا ہے دونوں بطنوں سے خون باہر لے جانے کا کام خاص رگیں (شریانیں) انجام دیتی ہیں۔ اس طرح دل کے دونوں پمپ جُدا جُدا طور پر اپنا اپنا کام کرتے ہیں۔ ہمارا دل عمر بھر سکڑتا اور پھیلتا رہتا ہے۔ پہلے سکڑتا ہے اور پھر ڈھیلا ہوتا ہے (پھیلتا ہے) ڈھیلا ہونے پر اسے ذرا آرام کا موقع مل جاتا ہے۔ چونکہ دل کا بایاں حصہ سارے بدن میں خون پہنچانے کے لئے زیادہ زور کے ساتھ پمپ کرتا ہے اس لئے وہ بائیں حصے کی بہ نسبت زیادہ موٹا اور مضبوط ہوتا ہے اسی طرح دل سے باہر خون لے جانے والی رگیں (شریانیں) خون واپس لانے والی رگوں (وریدوں) کے مقابلے میں زیادہ موٹی اور مضبوط ہوتی ہیں کس قدر عجیب بات ہے کہ ہمارا دل (جس کا وزن دس اونس سے زیادہ نہیں) چھ سیر خون متواتر پمپ کرتا رہتا ہے۔ اس حساب سے دل پچاس سال کی مدت میں قریب قریب بارہ ہزار من وزن کا خون پمپ کر دیتا ہے

دل کی حفاظت ضروری ہے

قدرت نے دل کو سینے کے پنجرے کے اندر پھیپھڑوں کی گود میں بڑی حفاظت سے رکھ دیا ہے کیونکہ اسی پر آدمی کے بدن کی پرورش بلکہ زندگی کا دارومدار ہے۔ جب بے احتیاطی کی وجہ سے دل کی کل بگڑ جاتی ہے۔ یا بڑھاپے کے سبب دل کمزور ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ دل مضبوط اور تندرست نہ ہو تو سارا بدن کمزور اور بیمار ہو جاتا ہے بچوں کو اپنے دل کی بڑی حفاظت کرنی چاہیئے۔ اچھی غذا اور مناسب ورزش سے اس کی بڑھوتری اور طاقت بڑھانی چاہیئے۔ خاص طور پر تمباکو کی زیادتی سے دل میں بہت خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ (تمباکو = زندہ دل) یاد رکھنا چاہیئے کہ ننھے بچوں کے ننھے دل پر تمباکو کا بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے بچوں کو تمباکو کے استعمال کی عادت سے خاص طور پر بچنا چاہیئے۔ اسی طرح دوسرے زہروں مثلاً شراب اور نشے کی چیزوں سے جو دماغ اور خون کو زہریلا کر دیتی ہیں۔ پرہیز ضروری ہے۔

علاج

امراض قلب متعدد ہیں اور مختلف ان کا علاج مرض و حالات کے مطابق ہی کیا جاتا سکتا ہے۔ لیکن اکثر حالات میں جوشاندہ پودینہ سبز، برگ تنبول، زنجبیل تازہ بے حد مفید ثابت ہوتا ہے اس جوشاندہ کے ساتھ اگر خمیرہ ابریشم حکیم ارشد تین گرام صبح وشام دیا جائے تو یہ نسخہ بڑا ہی کارآمد ہوتا ہے

خون کی کمی کا قدرتی علاج

اگر آپ کا چہرہ زرد رہتا ہے۔ اس پر جھریاں پڑنے اور بڑھنے لگی ہیں۔ آنکھیں تھکی تھکی دکھائی دیتی ہیں یادداشت خراب ہو گئی ہے، بدن میں کمزوری محسوس ہوتی ہے، سر چکراتا ہے تھوڑا سا کام کرنے سے سانس پھولنے لگتا ہے اور بغیر کام تکان محسوس ہوتی ہے تو اس بات کا اندیشہ یقین میں بدل جاتا ہے کہ آپ خون کی کمی میں مبتلا ہیں۔

خون کی کمی کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جسم میں خون کم ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خون میں سُرخ ذرات کم ہیں انسان کا خون سُرخ اور سفید ذرات سے مل کر بنتا ہے۔ سرخ ذرات کو ہیموگلوبین کہتے ہیں۔ خون میں سرخ ذرات کی عمر ۱۲۰ روز ہوتی ہے اس مدت کے بعد یہ ختم ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ تازہ ذرات لے لیتے ہیں۔ ۱۰۰ سی سی خون میں ۱۵ گرام سرخ ذرات ہونے ضروری ہیں۔ اگر یہ ۱۵ فیصد کا تناسب کم ہو جائے تو انسان انیمیا یا خون کی کمی کا شکار سمجھا جاتا ہے۔ سرخ ذرات ہڈیوں کے گودے میں تیار ہوتے ہیں۔ یہ لوہے، پروٹین اور وٹامن کی مدد سے پیدا ہوتے ہیں خون کی کمی کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں اگر ہڈیوں کے گودے میں کوئی خرابی ہو جائے۔ تو سُرخ ذرات کی پیداوار میں بھی کمی ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ کسی ایکسیڈنٹ میں جسم سے کافی مقدار میں خون کا اخراج بھی اس کا سبب بن سکتے ہیں۔ نظام ہضم میں خرابی پیدا ہو جائے تو اس سے بھی یہ شکایت پیدا ہو سکتی ہے۔ مثلاً جسم میں نمک کا تیزاب بنتا ہے جو سخت ثقیل کھانے کو جلا دیتا ہے اگر انسان فکر اور اندیشے میں مبتلا ہو تو اس تیزاب کی پیداوار کم ہو جاتی ہے۔ کھانے میں لوہا اور پروٹین صحیح طور پر ہضم نہیں ہوتے اس کے علاوہ تیز دواؤں سے بھی وٹامن ضائع ہو جاتے ہیں۔ تپ دق میں بھی یہی صورت پیش آتی ہے۔

ہومیو پیتھی کا حیرت انگیز کرشمہ

ہومیو پیتھی طریقہ علاج کو ہمارے ملک میں ابھی تک وہ مقام حاصل نہیں ہو پایا جس کی یہ مستحق ہے۔ ہمارے ملک میں ہومیو پیتھی طریقہ علاج سے متعلق جو عام خیال پایا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ یہ طریقہ علاج زیادہ موثر نہیں ہے۔ اور ہومیو پیتھی بعض انتہائی پیچیدہ اور فوری تکالیف میں ناکام ہے۔ یا یہ کہ اس کی ادویات بہت دیر بعد اپنا اثر دکھاتی ہیں۔ عوام کے علاوہ بعض اچھے اہل علم احباب بھی یہی خیالات رکھتے ہیں۔ مگر میں آپ کے سامنے اپنے ایک حالیہ کیس کی تفصیل بیان کرتی ہوں جس میں خدا کے فضل وکرم سے صرف ادویات کے استعمال سے مریض کی ایک ایسی پیچیدہ تکلیف دور ہو گئی جو بظاہر ناممکن نظر آتی تھی۔ اور یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ہومیو پیتھی طریقہ علاج بعض انتہائی پیچیدہ اور نازک صورت حال میں بھی نہایت شافی علاج ہے۔

۱۸ جنوری بروز بدھ بوقت شام میرے پاس ایک مریض آیا۔ جس نے دانت کی مدد سے کاغذات میں سے پلیپرپن نکالتے ہوئے پیپرپن نگل لی۔ وہ سخت پریشان تھا۔ اس نے کوئی ایلوپیتھک دوائی استعمال نہ کی تھی۔ میں نے اسے سلیشیا SELICIA کی چھ خوراکیں ہر دو دو گھنٹہ بعد استعمال کرائیں۔ اگلے دن بروز جمعرات اس نے ایکسرے کروایا جس میں پیپرپن واضح طور پر بڑی آنت (LARGE INTESTINE) میں موجود نظر آرہی تھی۔ بروز جمعرات میں نے اسے سلیشیا کی مزید چھ خوراکیں استعمال کرائیں۔ خدا تعالیٰ کے خاص فضل وکرم سے اگلے دن بروز جمعۃ المبارک دوپہر ۱۲ بجے کے قریب

—: باقی صفحہ ۵ پر :—

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قابلِ غور

آئیے کتاب پڑھیں۔ میری اتنی سی بات پر کتنی سوال پیدا ہو سکتے ہیں۔ آئیے۔ کہاں؟ آپ کے پاس؟ یا آپ ہمارے پاس آئیں تو کتاب پڑھی جائے؟ کون سی کتاب؟ صرف ایک ہی کتاب یا کئی کتابیں؟ اور آخری سوال یہ کہ کیوں کتاب پڑھی جائے؟ حقیقت یہ ہے کہ جب میں نے سوچا تھا کہ آپ سے کہوں کہ آئیے کتاب پڑھیں تو یہ سب سوالات میرے ذہن میں نہیں تھے اور اگر یہ سوال میرے ذہن میں نہیں تھے تو ان کے جواب کا ذہن میں ہونا کیسے ممکن ہو سکتا تھا۔ بہرحال میں پھر اپنی بات کی طرف لوٹتا ہوں کہ آئیے کتاب پڑھیں۔

لیکن پڑھنے کے لئے کتاب کہاں سے لیں ہو سکتا ہے ہمارے (یا آپ کے) گھر میں کوئی ایسی کتاب پڑی ہو۔ جو شیلف پر تو دیر سے رکھی پڑی ہو (میں شیلف کی جگہ الماری کہنے لگا تھا۔ پھر خیال آیا کہ کتاب کا پڑھنا موضوع سخن ہے تو کتاب کے اعزاز میں الماری سے زیادہ "معتبر" لفظ لکھوں) لیکن آپ نے کبھی اسے پڑھا نہ ہو۔ ہو سکتا ہے کسی دوست نے کوئی کتاب پڑھی ہو اور یہ سوچ کر کہ آپ کے ذوق کی ہے کتاب آپ کو دی ہو۔ یا کسی دوکان سے خرید کر پڑھیں۔ دوکانوں کی بات کرتے ہوئے یہ بھی کہہ دوں کہ ایک تو سجی سجائی دوکان ہوتی ہے۔ وہاں سے بھی اچھی سے اچھی اور تازہ سے تازہ کتاب مل سکتی ہے لیکن کتابوں کی کچھ دوکانیں بس یونہی سی ہوتی ہیں زمین پر ٹاٹ بچھا کر کتابیں بکھیر دی جاتی ہیں اور چونکہ پرانی ہونے کی وجہ سے وہ پہلے ہی میلی ہوتی ہیں اس لئے ٹاٹ پر رکھ کر ان کے میلا ہونے کا ڈر نہیں ہوتا۔ یہ کتابیں پرانی ہوتی ہیں شکل سے نہایت بوسیدہ، کچھ ڈھلی ڈھلائی بھی۔ یعنی کتاب پرانی اور جلد نئی یہاں سے بھی آپ کو بہت اچھی اچھی کتابیں مل سکتی ہیں اور حقیقت یہ ہے۔ آپ بھی تجربہ کر کے دیکھئے۔ جب یہاں سے اچھی کتاب ملتی ہے۔ اس خوشی سے یہ خوشی زیادہ ہوتی ہے۔ جو سجی سجائی دوکان سے اچھی کتاب ملنے پر ہوتی ہے۔ یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ آپ نے کتاب لائبریری سے لی ہو۔ جہاں پندرہ دن کے بعد واپس نہ کریں تو لائبریرین صاحب چاہے آپ کے اپنے ہی کیوں نہ ہوں پیغام بھجوا دیں گے۔ کہ اتنا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

بہرحال کتاب چاہے کہیں سے ہاتھ لگی ہو آئیے پڑھیں۔ اور پڑھیں بھی اس طرح کہ یہ بھی کہہ سکیں کہ اس کتاب میں کیا لکھا ہے اور یہ بھی کہ ہم نے اس کتاب میں سے حاصل کردہ علم سے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔

کتابیں بھی تو کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ اچھی کتاب ہی کو کتاب کہیئے۔ اور جب ہم کہتے ہیں کہ آئیے کتاب پڑھیں تو مطلب یہی ہوتا ہے کہ اچھی کتاب پڑھیں۔

ہماری اپنی کیفیت تو یہ ہے کہ چند صفات پڑھنے کے بعد بھول جاتے ہیں کہ کیا پڑھا ہے اگرچہ یہ عجیب بات ہے کہ اس کتاب کے موضوع پر یا اس کے کسی حصہ پر برسوں بعد بھی بے تکلفی سے بات کر سکتے ہیں۔ بہرحال بھول جانے کا علاج کرنے کے لئے ہمیں یہ سوجھی کہ ایک نوٹ بک بنا لیں۔ اس نوٹ بک میں کتاب کا نام مصنف کا نام اور موضوع کے موٹے موٹے نکتے لکھنے شروع کر دیئے۔ گاہے گاہے اس نوٹ بک کو دیکھتے رہے۔ کتابوں کے نام بھی یاد ہو گئے۔ مصنفین کے نام بھی اور ان کے موضوع بھی۔

اب یہ حال ہے کہ گفتگو کرتے کرتے ہم متعدد کتابوں کے نام اور ان کے مصنفین کے رجحانات پر آسانی سے عبور کا اظہار کر سکتے ہیں۔ یہ نوٹ بک ہمارے بہت کام آتی ہے۔ اور اس سے یہ بھی پتہ چلا کہ ہماری مطالعاتی کوشش کا گراف کیسا ہے۔ کتنی کتابیں پڑھیں۔ اور کس کس قسم کی کتابیں زیر مطالعہ آئیں۔

ایک مشکل سی بات آپ کے سامنے رکھدی ہے۔ ہو سکتا ہے آپ کہیں کہ اگر۔ اس طرح کتاب پڑھنی ہے تو اٹھا لو پاندان اپنا۔ ہم آپ کے ساتھ کتاب نہیں پڑھتے۔ نہ سہی۔ لیکن آپ اس بات پر غور تو کریں کہ ایسا کرنا مفید ہے یا نہیں۔ مشکل تو ضرور ہے لیکن ہے مفید۔

— نسیم سیفی —

> قرآن شریف میں خدا تعالےٰ کے نام کے ساتھ کوئی صفت مفعول کے صیغہ میں نہیں ہے۔ قدوس تو ہے مگر معصوم نہیں ہے۔ کیونکہ معصوم کا لفظ ظاہر کرتا ہے کہ اس کو بچانے والا کوئی اور ہے حالانکہ اللہ تعالےٰ اپنی ذات ہی میں بے عیب پاک خدا ہے اور وحدہٗ لاشریک اکیلا خدا ہے اس کو بچانے والا کون ہو سکتا ہے۔ (حضرت اقدس)

ہمارا مسلک

اے خدا درد بھرے دل سے ہیں فریاد کناں
عالم الغیب ہے تو حالِ نہاں تجھ پہ عیاں

حق پرستی کے سوا اپنی نہیں کوئی خطا،
جانے کیوں ہم سے خفا رہتے ہیں پھر اہلِ جہاں

تیری اُلفت میں ہے منظور ہمیں دار و رسن،
تیرے محبوبؐ کے عشاق ہیں اے جانِ جہاں

تیرے ہی لطف و کرم سے تجھے پایا ہم نے
تیرے پانے سے ہی پائی دلِ مضطر نے اماں

ہم سے تو خوش ہے تو ہم کو بھی ذرا فکر نہیں
پھینک دیں گے ہمیں اغیار پسِ مرگ کہاں

ہم نہ بدخواہِ عدو ہیں نہ کسی سے خائف
ہم کو رہتی ہے میسّر شہِ شاہاں کی اماں

اپنا مسلک تو ہے شبّیرؔ "محبت سب سے"
درد ہے، سوز ہے اس قلب میں نفرت ہے کہاں؟

چوہدری شبیر احمد

بقیہ: حیرت انگیز

۴۲ گھنٹوں کے بعد ہیئر پن پیٹ کے بائیں اُوپری حصہ سے آہستہ آہستہ خود بخود باہر نکل آئی۔ وہ ہیئر پن (ASCENDING COLON) سے ہوتی ہوئی TRANSVERSE COLON کے قریب بیرونی جلد سے باہر نکل آئی۔ بغیر کسی تکلیف۔ درد یا اندرونی یا بیرونی زخم کے سیلیشیا نے ہیئر پن کو پیٹ سے نکال باہر کیا۔ اور باہر نکلنے والی جگہ پر معمولی سا نشان تک باقی نہ چھوڑا۔

اس تازہ ترین اور پیچیدہ کیس پر تجربے اور مشاہدے نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ہومیو پیتھی طریقہ علاج میں ایسی بے شمار تکالیف کا جن میں عام طور پر ایلوپیتھک ڈاکٹرز سرجیکل ایڈ کو بروئے کار لاتے ہیں۔ کامیاب علاج بلا اپریشن بذریعہ ادویات ممکن ہے۔

● — ہومیو لیڈی ڈاکٹر مبشرہ نسیم

> "سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔"

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اعضائے انسانی کی تجارت

(ایم ریفاؤل)

"اعضائے انسانی کی قیمت بھی دوسری اشیائے تجارت کی طرح مقرر کی جانی چاہیئے"۔ یہ بیان ایک کینیڈین تاجر ایڈن ونگ کا ہے۔ اور اس نے انسانی اعضاء کی تجارت کی بنیاد کی بہترین تعریف کی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس تجارت کے لئے بھی تجارت کے مانے ہوئے اصول مقابلہ کو بنیاد تسلیم کیا جانا چاہیئے۔ خون، ایک آنکھ، یا ایک گردہ بھی آخر اشیاء ہی ہیں جن کی تجارت ایک ہیرے یا شکر قندی کی طرح ہونی چاہیئے۔

اس قسم کی تجارت کے لئے تیسری دنیا بلکہ یہ کہنا چاہیئے کہ چوتھی دنیا ایک ایسی منڈی ہے جس میں اس مال کی نہ ختم ہونے والی لامحدود مقدار موجود ہے۔

ناقابلِ یقین سائنسی ترقی نے اس تجارت میں ایسی راہیں کھول دی ہیں جن کا پہلے تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اور اس سائنسی ترقی نے اسکو ایک معمولی کی تجارت بنا دیا ہے۔ مثال کے طور پر پچھلے سال ماہ مئی میں امریکہ کی (WISCONSIN) وسکون سن۔ یونیورسٹی نے اعلان کیا کہ اس نے ایک ایسا محلول تیار کیا ہے جسمیں انسانی اعضاء کو انسانی جسم کے باہر بھی زندہ رکھا جا سکتا ہے۔ گردے ۴۲ گھنٹے اور جگر کو ۶ سے ۲۴ گھنٹے تک بحفاظت زندہ رکھا جا سکتا ہے۔ انسانی اعضاء کی کل دنیا کی تجارت میں سپلائی اور ڈیمانڈ کا فرق مسلسل بڑھ رہا ہے۔ ۱۹۸۵ء میں ایسے مریضوں کی تعداد جن کا علاج گردوں کی تبدیلی سے کیا جا سکتا تھا ۷۰۰۰۰ تھی۔ لیکن ان میں سے صرف ۷۴۲۵ خوش قسمت ہی گردے کی تبدیلی کا اپریشن کروا سکے۔ باقی سب فالتو گردوں کے نہ ملنے کی وجہ سے ابھی حالت انتظار میں ہیں۔ حالانکہ صورتِ حال یہ ہے کہ یہ اعضاء امیر لوگوں کی اشد اور فوری ضرورت ہیں۔ اور وہ آسانی سے انکی قیمت ادا کر سکتے ہیں اور ادا کرنے کے لئے تیار بھی ہیں دوسری طرف غریب ممالک کے جزیرہ ہیٹی میں رہنے والے فرانسس اور ایلی بھی کئی دوسرے لوگوں کی طرح ہر وقت امریکہ جانے کے خواب دیکھا کرتے تھے ۱۹۸۶ء کے شروع میں ایک ٹریول ایجنسی میں اس جوڑے کی ملاقات مانٹریال میں رہنے والے ایک شخص سے ہوئی۔ اس نے ان سے کہا کہ اگر وہ دونوں اپنا ایک ایک گردہ دینے کا وعدہ کریں تو وہ ان دونوں کو ۷۰۰۰ ڈالر اور کینیڈا کے لئے کاغذات مہیا کر سکتا ہے اور ان کو تسلی دینے کے طور پر اس نے ان کو کہا کہ دیکھو نا آخر انسان ایک گردے سے بھی اچھی بھلی زندگی گزار سکتا ہے

پورٹو پرنس سے میامی تک

اس کے بعد ان کو بغیر بتائے کہ وہ کہاں لیجائے جا رہے ہیں میامی پہنچا دیا گیا۔ ان کو ائیر پورٹ سے ایک پراسرار کلینک میں لے جایا گیا۔ اور وہاں ان دونوں کو جدا کر دیا گیا۔ ایلی کو جس کو انگریزی کا ایک لفظ بھی نہیں آتا تھا شہر کے گنجان آباد علاقے میں بغیر کسی سامان۔ بغیر کسی رقم اور بغیر کسی قسم کے کاغذات کے چھوڑ دیا گیا۔ ایک ہفتہ کے بعد فرانسس اسکول گیا لیکن کس حالت میں؟ ایک دن پہلے اس کا اپریشن کر کے اس کا ایک گردہ نکال لیا گیا تھا۔ اور ابھی تک اسکے زخم سے خون رس رہا تھا۔ اس کے پاس بھی نہ تو کوئی رقم تھی اور نہ ہی اس کے پاس کسی قسم کے کاغذات تھے۔ جن ڈاکٹروں نے اس کا اپریشن کیا تھا ان کی تنبیہہ کے باوجود ان دونوں نے امریکہ کی پولیس کو اطلاع کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پولیس سٹیشن سے نکلنے کے کچھ ہی دیر بعد ایک کار نے فٹ پاتھ پر چڑھ کر فرانسس کو ٹکر ماری اور فرار ہو گئی۔ فرانسس موقعہ پر ہی مر گیا۔ یہ واقعہ اکیلے فرانسس کے ساتھ ہی نہیں ہوا اس سے پہلے اور بعد میں بھی ہیٹی کے بیشمار لوگوں کا یہی حشر ہوا اور امریکہ کے پیٹس برگ پریس کے دو صحافیوں کی تحقیق کے مطابق ایسے لوگوں کی تعداد ۱۵۰ سے بھی زیادہ ہے۔ ان نام نہاد والنیٹروں میں سے شاذ ایسے ہونگے جن کو وعدہ کے مطابق رقم ملی ہو۔ یہ سلسلہ جن ڈاکٹروں اور اس تجارت میں ملوث لوگوں نے قائم کیا ہوا ہے یہ آخر کار میامی یا مانٹریال یا شائد کیوبک سٹی بلکہ زیادہ خیال ہے کہ ہیٹی کے دار الحکومت پورٹ ڈی پرنس میں جا ملتا ہے۔ ایسی ہی کسی جگہ پر کیپ ہائیٹین کی رہنے والی ۱۴ سالہ لڑکی اسٹیلی آخر کار پہنچی۔ اس کے ساتھ ایک میڈیکل ٹیم نے رابطہ پیدا کیا اور اس سے کہا گیا کہ وہ پورٹ آئی پرنس کی ہیٹی نیشنل یونیورسٹی کے ایک تحقیقی پروگرام میں اگر حصہ لے تو اس کے بدلے میں اس کو ۲۰ ڈالر کے علاوہ اس کے گھر تک کا واپسی ٹکٹ دیا جائے گا۔ لیکن جب وہ ہسپتال میں دوبارہ ہوش میں آئی تو اس کے جسم میں صرف ایک گردہ باقی رہ گیا تھا اور اس کا دوسرا گردہ جو کہ نکال لیا گیا تھا اس کی قیمت امریکہ کی مارکیٹ میں تیرہ ہزار ڈالر تھی۔

موت کے بارے میں ہمارا نظریہ مختلف ہے

ہیٹی کے دو ڈاکٹروں کے مطابق ۱۹۸۰ء کے شروع میں ہیٹی میں ہر ماہ کم از کم دو یا تین ایسے لوگوں کے اپریشن کر دیئے جاتے تھے جنہوں نے کبھی بھی ان اپریشنوں کے لئے آمادگی ظاہر نہیں کی تھی اور نہ ہی وہ جانتے تھے کہ ان سے کیا کیا جا رہا ہے۔ ان میں سے کچھ لوگ مر جاتے ہیں اور بقیہ میں سے ۹۰ فیصد اپریشن کے بعد ہونے والی شدید قسم کی انفیکشن میں مبتلا پائے گئے۔ ان دو ڈاکٹروں نے بتایا کہ ہیٹی میں گورنمنٹ کے اعلیٰ ترین عہدوں پر فائز لوگ کسی نہ کسی طور پر اس سکینڈل میں ملوث ہیں اور اس سلسلے میں کسی قسم کی کا بیان دینا اپنی موت کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ اس لئے ان دونوں ڈاکٹروں نے اپنے نام کو ظاہر نہ کئے جانے کی درخواست کی۔

۱۹۸۷ء میں ساؤ پاؤلو کے نزدیک ٹوباٹے کے شہر میں واقع برازیلین۔ یونیورسٹی میڈیکل سنٹر کی ایک ڈاکٹروں کی ٹیم پر اسی یونیورسٹی کے میڈیکل سائنسز کے سابق ڈائریکٹر مسٹر کالوسے نے الزام لگایا کہ انہوں نے پانچ مریضوں کی تکلیف غلط طور پر مختصر علاج کے ذریعے دور کر دی۔ تاکہ ان کے اعضاء حاصل کئے جا سکیں حالانکہ اس عمل کے لئے بھی ان کے خاندانوں سے قطعاً اجازت نہیں لی گئی تھی۔ مسٹر کالوسے نے بعد میں طنزاً کہا کہ موت کے متعلق ہمارے خیالات عام دنیا سے بہت مختلف ہیں۔ انہوں نے رازداری کے سے انداز میں بتایا کہ حقیقت یہ ہے کہ ان مریضوں کو زندہ رکھنے کے لئے جو کچھ کیا جا سکتا تھا ہرگز نہیں کیا گیا۔

چونکہ ایسے کاروبار میں بہت سارے خطرات ہیں اس لئے کیا یہ بہتر نہ ہوگا کہ اعضاء دینے والے لوگ اپنی مرضی سے خود تمام بات کو سمجھتے اور جانتے ہوئے آگے آئیں۔ اور اس طرح سے تمام کام آسان اور بہتر ہو جائے۔ ۲ اگست ۱۹۸۱ء میں برازیل کے سب سے بڑے ہفتہ وار اخبار او گلوب کے اشتہاری حصہ میں بظاہر ایک معصوم اور سادہ سا اشتہار شائع ہوا۔ "زنڈا نو لینٹینو اپنا ایک گردہ بیچنا چاہتی ہے"۔

ٹیلیویژن والوں نے جب اس کے متعلق اس سے پوچھا تو اس نے کمال اطمینان اور سکون سے صرف اتنا جواب دیا کہ اسے رقم کی شدید اور فوری ضرورت ہے۔

اور اس بات کو سمجھنے میں کوئی مشکل درپیش نہیں کہ برازیل جہاں تین چوتھائی آبادی انتہائی غربت میں اپنی زندگی گزار رہی ہے زنڈا نو لینٹینو ایسی واحد ضرورت مند نہیں ہے۔

آنے والے چند ہفتوں میں برازیل کے اخبارات میں ایسے سینکڑوں اشتہارات شائع ہوئے

روکسے جو کہ بے روزگار ہے اس نے اپنے مکان کی اقساط ابھی ادا کرنی ہیں اور اسے اپنے لڑکے کی پائلٹ ٹریننگ کے لئے بھی اخراجات کی ضرورت ہے۔

اس نے غم و غصہ کے لہجہ میں کہا کہ لوگ مجھے پاگل اور انتہائی بیوقوف کہتے ہیں۔ لیکن اس نے کہا کہ انتہائی پاگل پن اور بیوقوفی کی بات تو یہ ہے کہ تمہارا بیٹا تعلیم نہ حاصل کر سکے یا آپ اس مہنگائی کے زمانے میں زندہ نہ رہ سکیں۔ اس گھناؤنے کاروبار کو سرکاری حلقوں میں منوانے کیلئے بعض کاروباری لوگوں نے کوششیں شروع کر دی ہیں۔ ان کے کہنے کے مطابق دوسرے انسانی حقوق کی طرح یہ بھی ایک انسانی حق ہے کہ اپنی مرضی سے جو چاہے اپنے اعضاء بیچ یا خرید سکے۔

۱۹۷۴ء کے بنگلہ دیش کے سیلاب کے بعد جب ٹی۔ وی پر ہزاروں لاشوں کو بکھرے ہوئے اور ضائع ہوتے ہوئے دکھایا گیا تو ورجینیا کے شہر ریسٹن کے ڈاکٹر ایچ بیری جیکب سن نے امریکہ کے وفاقی خوراک اور ادویات کے محکمہ کو جو کہ تمام طبی معاملات کو کنٹرول کرتا ہے لکھا کہ اسے اپنے ادارے "انٹر نیشنل کڈنی ایکسچینج لمیٹڈ"، کی طرف سے انسانی اعضاء

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بہن و شہوار اہلیہ مکرم آفاق احمد صاحب باجوہ ماڈل ٹاؤن لاہور کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جو میرے ماموں چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ ہائیکورٹ کی نواسی اور چوہدری ممتاز احمد صاحب باجوہ چک ۳۳ جنوبی سرگودہا کی پوتی ہے۔

بچی کا نام "عائشہ" تجویز ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو احمدیت کے لئے مفید وجود بنائے اور خاندان کے لئے برکتوں کا باعث ہو۔

ڈاکٹر آصفہ عباس ماڈل ٹاؤن لاہور

اعلانِ نکاح

مکرم منور علی شاہد صاحب (معتمد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور) ابن مکرم احمد علی سراج صاحب کا نکاح ہمراہ مکرمہ شازیہ منیر صاحبہ بنت مکرم منیر احمد صاحب آف نوشکی (کوئٹہ) مورخہ ۵ جنوری بعد نماز عصر بمقام کمالیہ مکرم الحاج رحمت حق صاحب نے مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھایا

احباب جماعت اور بزرگان دین سے دونوں خاندانوں کے لئے یہ رشتہ بابرکت ہونے اور رجاعت کے لئے مفید ہونے کے لئے دُعاؤں کی درخواست ہے

محمد احمد قائد مجالس ضلع لاہور

• میرے نواسے عزیزم بلال عمیر ابن مکرم کرنل چراغ صاحب کا نکاح عزیزہ عنبرین محمود بنت مکرم میجر محمود احمد صاحب کے ساتھ ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم شیخ عبدالوہاب صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد نے ۲۰ جنوری ۱۹۸۹ء کو بعد نماز جمعہ پڑھا۔

احباب سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے نیز خاکسار کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ میں ان دنوں لعارضہ قلب بیمار ہوں اور ہسپتال میں زیر علاج ہوں۔ اللہ تعالیٰ جلد شفا عطا فرمائے

ممتاز فقر اللہ۔ مری

• میرے بیٹے عزیزم رشید عمران کا نکاح عزیزہ سعدیہ بنت مکرم عطاء الحق صاحب آف سویڈن کے ساتھ بیس ہزار روپے حق مہر مکرم آغا سیف اللہ صاحب (مینجر الفضل) نے ۵ جنوری ۱۹۸۹ء کو دارالرحمت وسطی میں پڑھا۔ اور نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کروائی۔ احباب سے بھی اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عبدالمجید امجد۔ رحیم یار خان

درخواست دعا

• میری بیٹی عزیزہ نائلہ بعمر ۹ سال پندرہ روز سے شدید بیمار ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میری بچی کو جلد سے جلد کامل شفاء عطا کرے اور ہم پہ رحم فرمائے۔

سعید احمد سہیل۔ دارالرحمت غربی ربوہ

• عزیزم اکبر طاہر بعمر ۱۷ سال ابن مکرم محمد اشرف صاحب ناصر مربی سلسلہ مقیم کراچی عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ درمیان میں قدرے افاقہ رہا آجکل بیماری کی شدت کی وجہ سے آغا خان ہسپتال میں داخل ہیں احباب جماعت سے عزیز کی جلد شفایابی اور صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

• خاکسار کے ماموں مکرم محمد اسماعیل صاحب آف بلرڑ کے ضلع شیخوپورہ ۳۰ دسمبر کو بقضائے الٰہی انتقال فرما گئے ہیں۔ آپ بہت ملنسار اور مخلص احمدی تھے خدمت دین کا بہت شوق رکھتے تھے۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ پانچ لڑکے اور چار لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ملک منیر احمد کارکن تحریک جدید

خاکسار کے خالہ زاد بھائی عزیزی محمد اصغر چغتائی ابن مکرم لیفٹیننٹ غلام مصطفےٰ چغتائی ڈرگ کالونی کراچی بیمار ہیں

احباب جماعت سے دُعا کی خصوصی درخواست ہے۔

سعید احمد۔ کارکن دفتر بہشتی مقبرہ دارالیمن ربوہ

قرارداد تعزیت

ہم امراء حلقہ جات اور ممبران مجلس عاملہ ضلع سیالکوٹ مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر جماعت احمدیہ موسے والا تحصیل ڈسکہ کی وفات پر دلی تعزیت کرتے ہیں۔ محترم سید محمود احمد شاہ صاحب نے عرصہ ۴۰ سال تک جماعت احمدیہ موسے والا میں مختلف عہدوں پر فائز رہ کر سلسلہ کی خدمت بڑی لگن اور تندہی سے کی آپ نہ صرف صوم و صلوٰۃ کے پابند تھے بلکہ باقاعدہ تہجد گزار تھے۔ آپ نے تنازعہ بیت الحمد موسے والا میں جماعتی موقف کا بھرپور دفاع کیا بلکہ دوسرے احمدی احباب کے ہمراہ گرفتار ہو کر جیل بھی گئے۔

شاہ صاحب بہت سی صفات حسنہ سے متصف تھے۔ ان کی وفات جماعت احمدیہ موسے والا کے لئے خاص طور پر ایک نقصان کا موجب ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس خلاء کو محض اپنے فضل سے پورا فرمائے۔ ہم دعا گو ہیں اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کے درجات بلند فرمائے اور اُن کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور اُن کی اولاد کو احمدیت کی مستحکم بنیادوں پر قائم رکھے۔

ممبران مجلس عاملہ حلقہ جات و ضلع سیالکوٹ

اعلان گمشدگی

خاکسار کا نوجوان بچہ محمد نعیم عمر تقریباً ۲۱ سال دماغی مریض ہے۔ پیشانی چوڑی رنگ گورا قد درمیانہ سے تھوڑا کم موٹی آنکھیں گھر سے صرف شلوار قمیض میں ۱۱ جنوری کو نکلا اور ۲۰ تاریخ کو ڈیرہ غازیخان پہنچا دو دن کے بعد وہاں سے بھی کہیں چلا گیا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اگر اس کے بارے میں علم ہو تو اطلاع دیکر شکریہ کا موقع دیں۔

جو خرچ ہوگا ادا کر دیا جائے گا۔

محمد سلیم ریٹائرڈ پاکستان آرمی سگنلز محلہ فیکٹری ایریا نزد سوئمنگ پول ربوہ

دفتر اوّل تحریک جدید کے مجاہدین یا ان کے ورثاء متوجہ ہوں

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ دفتر اوّل تحریک جدید کے کھاتہ جات تاقیامت جاری رہیں۔ اس سلسلہ میں درخواست ہے کہ ایسے احباب جن کے کوئی بزرگ اس دفتر میں شامل تھے وہ جلد وکالت مال اوّل کو اطلاع دیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

سالانہ امتحانات کی تیاری

طلباء کے سالانہ امتحانات قریب آرہے ہیں قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ شعبہ امور طلباء کو فعال بنائیں اور اس بات کی نگرانی کی جائے کہ طلباء اپنی پوری توجہ پڑھائی کی طرف دیں۔ لائق اور ذہین طلباء کی پوری طرح سے راہنمائی کریں تاکہ وہ امتحان میں اعلیٰ پوزیشن حاصل کر سکیں۔ اسی طرح جو طلباء پڑھائی میں کمزور رہیں ان کی طرف خصوصی توجہ دیکر انکے تعلیمی معیار کو بہتر کیا جائے۔ اس سلسلہ میں فری کوچنگ کلاسز کا اجراء کریں اور اپنی مساعی سے مرکز کو آگاہ فرمائیں۔

مہتمم اُمور طلباء مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

بقیہ "اعضاء کی تجارت"

کو درآمد کرنے کی اجازت دی جائے۔ اس سے کسی بھی زندہ انسان کو جو جانتے اور سمجھتے ہوئے تحریری طور پر اپنا ایک گردہ دینے پر رضامندی ظاہر کرے دس ہزار ڈالر دینے کی پیش کش کی ہے۔ اگر اعضاء دینے والا شخص ان پڑھ ہو تو اس صورت میں یہ معاہدہ ٹیپ پہ ریکارڈ کیا جا سکتا ہے تاکہ وہ ان پڑھ شخص اس کو سن کر اپنی آمادگی ظاہر کرے۔ یہ ماہر کہتا ہے کہ ایک گردہ دینے والے شخص کی صحت میں کوئی خاص فرق نہیں پڑے گا۔ اس کا بقیہ ایک گردہ دوسرے لئے جانے والے گردے کا بھی تقریباً ۷۰٪ کام کرنے کے قابل ہوگا۔

ڈاکٹر جیکبسن کا کہنا ہے کہ امریکہ میں کوئی ایسا قانون نہیں ہے جو اس کاروبار کی راہ میں حائل ہو اور امریکن ایسوسی ایشن آف ٹشو بینکس سے تعلق رکھنے والے مسٹر میری مین نے پیش گوئی کی کہ اگر کوئی ایسا قانون موجود بھی ہو تو اس عشرے کے آخر تک یہ تجارت اتنی وسیع پیمانے پر ہونے لگے گی کہ کسی قسم کا قانون اس کی راہ میں حائل نہ ہو سکے گا۔ اس تجارت میں ملوث کینیڈا کے ایک کاروباری ایڈن ڈنگ نے جو کہ اس تجارت کے اصول بناتے اور نافذ کرنے میں بہت دلچسپی رکھتا ہے، یہ ظاہر کیا کہ اس کی سکیم اور بھی سادہ اور آسان ہے وہ کہتا ہے کہ ہوگا یوں کہ جبکہ ابھی آپ زندہ ہوں ایک کمیشن ایجنٹ آپ کے اعضاء خرید لے گا۔ وہ یہ وعدہ کریگا کہ آپ کے اعضاء جب تک آپ زندہ ہیں نہیں لئے جائیں گے۔

ڈاکٹر فاسٹ کی طرح آپ کو صرف ایک معاہدے کے آخر میں اپنے دستخط ثبت کرنے کے لئے کہا جائے گا۔

سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا مقدس قانون آزادی کے ماتحت ہر کوئی جو چاہے کرنے کے لئے آزاد نہیں ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو پھر غریب لوگ کیوں اس بات کے لئے آزاد نہ ہوں کہ اپنے آپ کو آہستہ آہستہ بیچ سکیں۔ اور یوں لمحہ بہ لمحہ موت کے نزدیک ہوتے جائیں۔ جبکہ دوسری طرف امیروں کو آزادی ہو کہ اس صورتِ حال کو اپنی زندگیوں کو مزید بڑھانے کے لئے استعمال کر سکیں۔

(ترجمہ از ویو پوائنٹ ۲۴ نومبر ۱۹۸۸ء صفحہ ۲۹،۳۰)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انصاراللہ بنگلہ دیش کے سالانہ اجتماع کا انعقاد

دینی کلاس میں طلباء کی ذوق و شوق سے شمولیت

بنگلہ دیش مجلس انصار اللہ کی تیسری کلام الٰہی پڑھانے کی کلاس مورخہ ۷؍اکتوبر تا ۱۲؍اکتوبر ۱۹۸۸ء منعقد ہوئی۔ روزانہ نماز باجماعت سے دن کی کارروائی کا آغاز ہوتا رہا۔ کلاس میں۔ کتب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا مطالعہ۔ اختلافی مسائل اور مجالس سوال و جواب پروگراموں کا مرکزی حصہ رہے۔ نیز دینی معلومات کا تحریری امتحان۔ نظم۔ تقریر اور ورزش جسمانی کے مقابلہ جات میں ممبران نے بڑے ذوق و شوق سے حصہ لیا۔ ملک بھر کی کل ۶۲ مجالس انصار اللہ میں سے ۳۸ مجالس کے ۷۶ انصار نے ہمہ وقتی طور پر اور ۵۴ انصار نے جزوی طور پر کلاس میں حصہ لیا۔

مجلس انصار اللہ بنگلہ دیش کا سالانہ اجتماع ۱۳ اور ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۸ء کو ڈھاکہ میں منعقد ہوا۔ ملک بھر سے ۴۳ مجالس کے ۱۶۶ نمائندگان کے علاوہ ۷۵ دوستوں نے اور خدام کی بھاری اکثریت نے اس میں شرکت کی۔

جن موضوعات پر تقاریر اور مجالس کا انعقاد ہوا ان میں مباہلہ اور ہستی باری تعالیٰ۔ حیات طیبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظام وصیت۔ صد سالہ جشن تشکر۔ علمی مذاکرہ۔ تحریک سلسلہ کے لئے ہر وقت ایک امام موجود ہونے کی برکت شادی سے متعلق مسائل۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی تعلیم۔ آنے والی صدی میں جماعت احمدیہ کی ذمہ داریاں اور جلسہ سالانہ لندن شامل ہیں۔

اختتامی تقریب اور تقریب تقسیم انعامات میں ۳۵۰ انصار۔ بہت سے خدام و اطفال کے علاوہ ۵۰ غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ اسی موقع پر دو دوستوں نے بیعت کا شرف حاصل کیا۔

کیا آپ حضرت امام جماعت احمدیہ کی تحریکات سے اپنے بیوی بچوں کو آگاہ رکھتے ہیں۔ اور خود ان پر عمل کرتے ہوئے انہیں بھی ان تحریکات پر عمل کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

صد سالہ جشنِ تشکر کے موقعہ پر
الفضل کا خصوصی نمبر

صد سالہ جشنِ تشکر کے مبارک موقعہ پر روزنامہ الفضل ربوہ ایک خصوصی ضخیم نمبر شائع کر رہا ہے جس میں اس موقع کی مناسبت سے اہم تحریرات شاملِ اشاعت ہوں گی۔
مشتہرین حضرات سے گزارش ہے کہ اس خصوصی نمبر کیلئے اپنے اشتہارات ۱۰؍فروری ۱۹۸۹ء تک بھجوادیں۔
مینجر الفضل

ویٹرنری ڈاکٹرز اور امورِ حیوانات کے ماہرین

جدید ویٹرنری میڈیسنز مثلاً اکسیر منہ کھر۔ اکسیر سرکن۔ اکسیر دودھ۔ اکسیر اپھارہ۔ اکسیر واہ۔ تریاق زہر باد اور اکسیر گلٹی پستان وغیرہ پر مشتمل لٹریچر، سیمپلز اور معلومات کیلئے مطلع فرمائیں۔
ہمارا نمائندہ خود حاضر ہو کر تمام تفصیلات فراہم کریگا یا بذریعہ ڈاک بھجوائی جائیں گی۔
کیور ٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ربوہ فون
سیل —— ۷۷۱
کلینک —— ۶۰۶
رہائش ڈاکٹرز —— ۶۰۷

خبریں

★ سوسائٹی برائے فروغ انجینئرنگ سائنس و ٹیکنالوجی کے تحت سوات میں غلام اسحق خان انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی قائم کیا جائے گا۔ اس پر ایک ارب روپے کی لاگت آئے گی۔

★ ایران کے وزیر خارجہ ڈاکٹر علی اکبر ولایتی تین روزہ دورے پر اسلام آباد پہنچ گئے ہیں انہوں نے کہا کہ وہ دو طرفہ معاملات اور خصوصاً افغانستان کے مسئلہ پر بات چیت کریں گے۔

★ کراچی کے علاقہ ناظم آباد اور ملحقہ علاقوں میں صورت حال کشیدہ ہونے کے باعث گزشتہ روز فوج طلب کر لی گئی۔ مہاجر لیڈر الطاف حسین کی تصویر پھاڑنے پر دو گروہوں میں تصادم ہو گیا جس سے ایک نوجوان ارشاد ہلاک ہو گیا۔ پاپوش نگر میں نامعلوم سکوٹر سواروں نے ایک ٹیکسی ڈرائیور معین خان کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

★ وزیر اعظم کے خصوصی معاون برائے سیاسی امور پروفیسر این ڈی خان نے متنبہ کیا ہے کہ اگر ملک میں بحالی جمہوریت کا تجربہ عوام کی توقعات کے مطابق کامیابی سے ہمکنار نہ ہو سکا تو ملک انتشار کے بعد خانہ جنگی سے دوچار ہو سکتا ہے۔

قادیانی جماعت کے امیر کو بری کرنے کا حکم

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ جنگ) اسسٹنٹ کمشنر گوجرہ نے قادیانی عبادت گاہ پر کلمہ طیبہ لکھوانے کے مقدمہ میں ماخوذ قادیانی جماعت گوجرہ کے امیر غلام قادر کو بری کر دیا ہے۔ اس کے خلاف گوجرہ سٹی پولیس نے زیر دفعہ ۲۹۸ سی مقدمہ کا چالان عدالت میں پیش کر رکھا تھا۔
جنگ لاہور یکم فروری ۱۹۸۹ء ص ۲

• ایدھی ویلفیئر سنٹر نے اسلام آباد میں "اپنا گھر" کی تعمیر شروع کر دی ہے جس پر ایک کروڑ روپے لاگت آئیگی۔ اس گھر میں دماغی مریضوں، معذور افراد، یتیم اور گھر سے بھاگنے والے بچوں کو رکھا جائے گا۔

• لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس عبدالشکور سلام نے نوجوان وکلاء پر زور دیا ہے کہ ان کو کسی ایک شعبے کی بجائے قانون کے تمام شعبوں میں پریکٹس کرنی چاہیئے انہوں نے کہا کہ ٹیکس وکلاء کو دیگر قوانین سے بھی آگاہ ہونا چاہیئے اور ان کے پاس ہر قسم کے مقدمے ہونے چاہئیں۔

مولانا چنیوٹی کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا

• لاہور (کامرس ڈیسک) صوبائی اسمبلی کے رکن مولانا منظور احمد چنیوٹی شوگر کے شدید مرض میں مبتلا ہو گئے ہیں اور ان کی پنڈلی پر زخم نکل آئے ہیں انہیں سروسز ہسپتال کے وی آئی پی وارڈ میں داخل کروا دیا گیا ہے۔
(جنگ لاہور ۲ فروری ۱۹۸۹ء ص۵ کالم ۱-۲)

بقیہ: اخبار احمدیہ

لیکن تھوڑا عرصہ ہوا عزیز پر بیماری کا دوسرا شدید حملہ ہوا اور اس کے نتیجہ میں کئی عوارض پیدا ہو گئے۔ عزیز مورخہ ۸۹-۱-۹ سے آغا خان ہسپتال میں داخل ہے جہاں علاج ہو رہا ہے۔ احباب کرام سے دعا کی خاص درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور والدین کی پریشانیاں ختم ہوں۔

★ کراچی سے اطلاع آئی ہے کہ خاکسار کا بیٹا عزیزم عزیز الدین احمد ڈیپریشن کی وجہ سے شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں صحت کاملہ عاجلہ اور لمبی عمر کے لئے خاص طور پر عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ (خلیفہ صباح الدین احمد ربوہ)

کار برائے فروخت
سوزوکی کار اچھی حالت میں برائے فروخت موجود ہے
رابطہ
ہومیو ڈاکٹر سلطان احمد مجاہد
فون ۸۲۹

اینٹی گیس
گیس کے مریضوں کیلئے چند خوراکوں میں سکون
قیمت ۱۰/- روپے فی پیکٹ
— مجاھد —
ہومیو فارمیسی ربوہ
فون ۸۲۹

حضرت حکیم نظام جان کے
مشہور دواخانہ پر
حکیم عبدالحمید اعوان
ہر ماہ کی ۵-۶-۷ تاریخ کو اقصیٰ چوک (نزد ریٹا یکس) ربوہ میں حاضر ہوتے ہیں
خواتین کیلئے معائنہ کا مستقل طور پر انتظام ہے
مینجر: **مشہور دواخانہ**
نزد ریٹا یکس اقصیٰ چوک ربوہ